حلال غذا اور صارفین کے حقوق کا تحفظ۔ شریعتِ اسلامیہ کی روشنی میں تحقیقی جائزہ

فرحت عزیز*

ثمینہ سعدیہ**

Abstract

The present article deals with the analysis about the possibility and supply of halal food and measurements regarding the consumer's rights in the contemporary era. UNO has approved eight rights of consumers. Islam also provides guidance about the consumer's rights and halal food industry. Every human being is actually a consumer and the whole world has turned itself in to a global market. The Muslim consumer has a large part of the Muslim world. Many multinational companies have started halal food industry all over the world. Islamic law stresses five objectives ie. religion or belief, life, reason, race wealth etc. to supply halal food and consumer's rights .The Muslim consumers are religiously responsible to get knowledge about halal food through all basic & secondary sources. The wrong labeling of halal food is the main problem for the Muslims as they are often misguided about halal food and its safety. The demand of halal food gradually increases day by day. Many food companies are rapidly getting involvement in halal food industry. It has given birth the origin of certification of halal food and an institution has been established to issue certificates for the safety of consumer's right and to supply the halal food. I have discussed briefly in this research the consumer's rights and halal food industry, the facility of halal tourism for the Muslim consumers, the safety of objective of Islamic Sharia and consumer's rights, the safety of belief of 'halal and haram of consumers, the right of supply halal and healthy food, the right of education and training of consumers, the right of healthy environment for consumers, awareness of misuse of halal food label to the consumers, the halal food industry and Islamic accountability system, etc. Qur'an, Sunnah and lives of caliphs provides examples of halal food or running a lawful business. Finally, I have proved that through the implementation of Islamic laws, we can control the defects of food industry.

Keywords: Halal Food, Certification, Consumer, Rights, Islamic Sharia

---

* ایسوسی ایٹ پروفیسر، لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور۔

** اسسٹنٹ پروفیسر، شیخ زید اسلامک سنٹر، پنجاب یونیورسٹی لاہور۔

اس کائنات ارضی پر انسان خالق کائنات کی وہ مخلوق ہے جسے اس نے نہ صرف احسنِ تقویم پر پیدا فرمایا بلکہ ''ولقد کرمنا بنی آدم'' کے الفاظ سے اسے تمام مخلوقات ارضی پر فضیلت عطا فرمائی۔ نیز انسان کی جسمانی و روحانی ضروریات و حوائج کی تکمیل کے تمام اسباب و وسائل بھی مہیا کیے۔ خوراک لباس اور رہائش انسان کی بنیادی ضروریات ہیں جن سے متعلق احکام و قوانین ہمیں قرآن و سنّت سے ملتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت بالغہ کے تحت انسان کے لیے بعض غذاؤں کو حلال و مفید اور بعض کو حرام و مضر قرار دیا ہے۔ ارشادِ الٰہی ''احل لکم الطیّبات''[1] کے اندر حلت و حرمت غذا کا وہ فلسفہ موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے طیب چیزوں کو حلال قرار دیا۔ وہ چیزیں جن کو انسانی طبیعت پسند کرتی ہے۔ اور وہ اشیاء جن سے طبعاً کراہت محسوس ہوتی ہے۔ انہیں حرام قرار دے دیا۔

غذاؤں کی حلّت و حرمت کے پیش نظر شریعت اسلامیہ میں ان کی خرید و فروخت سے متعلق تفصیلی احکام موجود ہیں جو نہ صرف انفرادی سطح پر تاجروں کو حلال طریقے سے حلال اشیاء کی خرید و فروخت کا پابند بناتی ہیں۔ بلکہ حکومتی سطح پر بھی غذائیں فروخت کرنے والے افراد اور اداروں کو حلال غذا کی فروخت کا پابند بناتی ہیں۔ جس سے ہر مسلمان کی بحیثیت صارف حقوق کی ادائیگی ممکن ہوتی ہے۔

اس مقالہ میں عصری صورتحال کے پیش نظر حلال فوڈ کے ضمن میں صارفین کے حقوق کے تحفظ کا شریعتِ اسلامیہ کی روشنی میں جائزہ لیا جائے گا۔

صارف سے مراد استعمال کرنے والا، خرچ کرنے والا اور خریدار ہے۔ انگریزی زبان میں اس کے لیے Consumer کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ Consumer Protection سے مراد صارفین کے حقوق کا تحفظ ہے۔ صارفین کے حقوق کے تحفظ کے لیے عربی زبان میں "حمایۃ المستھلک" کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔[2] مستھلک لفظ ''استھلاک'' سے اسم الفاعل مشتق ہے۔ استھلاک الثروۃ کے معنی ہیں صرفِ دولت (Consumption of wealth) مستھلک سے مراد صارف ہے۔ یعنی دولت کو خرچ کرنے والا۔ دنیا میں ہر شخص صارف ہے۔ اسے کسی نہ کسی مرحلے پر دوسروں کی تیار کردہ اشیاء استعمال کرنا پڑتی ہیں۔ صارفین کے حقوق

---

[1] المائدہ:۴

[2] Muhammad Akbar Khan, Consumer Protection in Islamic law Sariah), An over view, Al-ADWA 45:31, p.77

کے تحفظ کا عالمی دن ۱۵ مارچ کو منایا جاتا ہے۔ اس دن کی ابتدا کنزیومر انٹرنیشنل نامی تنظیم نے کی۔ یہ غیر سرکاری تنظیم یکم اپریل ۱۹۶۰ء کو وجود میں آئی۔ اس کا صدر دفتر لندن میں ہے۔ اب تک ۱۱۵ ممالک میں سے ۲۲۰ تنظیمیں اس کی ممبر بن چکی ہیں۔ صارفین کے کچھ حقوق ایسے ہیں جنہیں عالمی سطح پر منظور کیا گیا ہے۔ یہ آٹھ حقوق ہیں۔ جو اقوام متحدہ نے منظور کیے ہیں:

- بنیادی ضروریات پر مطمئن ہونے کا حق
- تحفظ کا حق
- معلومات کا حق
- انتخاب کا حق
- سنے جانے کا حق
- واپسی کا حق
- صارف کی تعلیم کا حق
- صحتمندانہ ماحول کا حق

صارفین کا تحفظ اور حلال فوڈ انڈسٹری:

تمام مذاہبِ عالم میں اسلام سب سے زیادہ تیز رفتاری سے بڑھنے والا مذہب ہے۔ CIA's World Fact Book 2013 کی رپورٹ کے مطابق مسلمان دنیا کی آبادی کا 22.74 فی صد ہیں اور یہ مسلم آبادی آئندہ بیس سالوں میں بہت تیزی سے بڑھ جائے گی[3]۔ گلوبلائزیشن کے اس دور میں عالمی مارکیٹ سسٹم میں اسلامی مارکیٹنگ سسٹم اور حلال فوڈ انڈسٹری نے نہایت تیزی سے ترقی کی ہے۔ مسلم مارکیٹ Homogenous Market اور Consumer group کے طور پر سمجھی جاتی ہے۔ دینِ اسلام تمام مسلمان صارفین کو خواہ وہ دنیا کے کسی بھی خطّے سے تعلّق رکھتے ہوں ایک امّت کی شکل میں جوڑے رکھتا ہے۔ دینِ اسلام ہر مسلمان کو حلال کی تلقین اور حرام سے اجتناب کی تاکید کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی تعلیمات میں حلال و حرام کا موضوع نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ تمام مسلمان حلال غذاؤں کے استعمال میں اسلامی تعلیماتِ حلال و حرام کو پیشِ نظر رکھتے ہیں۔

---

[3] ICIA- The World Fact Book 2013. Http:www.cia.gov/library/publication/the world-fact book/goes/xx-html, (Accessed February, 2013)

یہ درحقیقت ہر مسلمان کے ایمان کا حصہ ہے۔ حلال غذاؤں کو ترجیح دینے کے باعث حلال فوڈ انڈسٹری نے دورِ جدید میں ایک نام پیدا کیا ہے۔

عائدہ عبدالخالق کے مطابق:

The halal food industry is one of the fastest growing food industries and expected to increase further in the world market. There are more than two billions Muslims in the world populated in 112 countries who are the current consumers of halal food[4]

عالمی منڈی میں حلال تجارت ایک خطیر حجم رکھتی ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق اس کا سالانہ تخمینہ تین کھرب امریکی ڈالر سے زائد ہے اور اس میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔

اس میں حلال فنانسنگ سے لے کر خوردنی اشیاء بشمول چھوٹا و بڑا گوشت، سافٹ ڈرنکس، آئل سیڈ، فارما سیوٹیکل، کاسمیٹکس، ٹورازم، ہوٹلنگ اور ٹرانسپورٹیشن جیسے شعبے شامل ہیں.

۱۹۷۰ء میں پیرس کی ایک مسجد نے فرانسیسی مسلمان صارفین کے لیے حلال سرٹیفکیشن کا اجراء کیا۔ لیکن اس پر صحیح طریقے سے عملدرآمد نہ ہوسکا۔ چنانچہ ۱۹۷۹ء میں فرانس کے شہر Clais میں مسلمان صارفین کے تحفظ کے لیے ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے پہلی تنظیم کی بنیاد رکھی۔ تقریباً ۲۰ سال تک انہوں نے اس ایسوسی ایشن کی سربراہی کی۔ یہ گویا مسلمان صارفین کی حلال فوڈ کے حصول کے لیے پیرس میں پہلی کوشش تھی۔ ڈاکٹر حمید اللہ کے بعد حاجی عبدالعزیز نے ۲۰۰۶ء میں مسلم صارفین کے تحفظ کے لیے دوسری ایسوسی ایشن ASIDCOM کی بنیاد رکھی۔ اس کا پورا نام (Association of French Muslims Consumers) ہے۔[5]

جاپان میں بھی مسلم صارفین نے حلال کے حصول کی کوششوں کا آغاز ۱۹۸۰ء میں ہی کر دیا تھا۔ چنانچہ مسلم صارفین کے حلال کے مطالبے کے باعث جاپان میں حلال معاشی سرگرمیوں کا آغاز ہوا۔ ۲۰۱۰ء کے بعد ان سرگرمیوں میں تیزی سے اضافہ ہوا۔

---

[4] Aiedah Abdul Khalek, Young consumer's attitude towards halal food out lets and JAKIM's Halal certification in Malaysia, www.sciencedirect.com.2012

[5] Nora stitou , Hanen Rezgni, The Muslim consumer as the key player in halal, ASIDCOM investigation, 2010,2012, http:www.asid.com.org.

تھائی لینڈ کے ایک طالب علم Yoza Achmad کے مطابق:

"۲۰۱۱ء میں جب میں ماسٹرز کے مقالہ کے لیے جاپان گیا تو اس وقت جاپان میں حلال فوڈ ریسٹورنٹ اور سٹورز نہایت کم تھے۔ لیکن جب Academic Intern Ship کے لیے ۲۰۱۵ء میں جاپان آیا تو معلوم ہوا کہ بہت سے ریسٹورنٹ نے 'حلال' اور 'مسلم فرینڈلی' ریسٹورنٹ کا آغاز کر دیا ہے۔"[6]

۲۰۱۶-۲۰۱۵ میں جاپان حلال میڈیا نے حلال نقشے لانچ کیے جو کہ مسلم صارفین کے لیے حلال سٹورز اور ریسٹورنٹ کی تلاش میں معاون بنے۔ حلال جاپان میڈیا کے سروے کے مطابق: "صرف ٹوکیو میں ۳۰۰ کے قریب حلال ریسٹورنٹ اور ہوٹلز موجود ہیں۔ اسی طرح اوساکا شہر میں ۳۳ حلال ریسٹورنٹ موجود ہیں۔"[7]

حلال فوڈ کی بڑھتی ہوئی اہمیت کے پیشِ نظر عالمی منڈیاں اس سے صرفِ نظر نہیں کر سکیں۔ چنانچہ بڑی بڑی ملٹی نیشنل کمپنیاں مثلاً Nestle, L'oreal اور Colgate وغیرہ اپنی مصنوعات میں حلال کا خیال رکھنے لگی ہیں۔ حلال فوڈ کی ترویج، اس سے آگاہی اور حلال سرٹیفکیشن کے حوالے سے اسلامی ممالک میں سے ملائیشیا سرِ فہرست ہے۔

"اس وقت ملائیشیا ۳۰۰ سے زائد حلال مصنوعات ۵۰ سے زائد ممالک کو برآمد کر رہا ہے۔ Ogilvay اور Mather نے "Ogilvay" کے نام سے پہلی Islamic Branding Consultancy ۲۰۱۰ء میں متعارف کروائی ہے۔"

"Ogilvay Noor" نے "Noor Index" کے نام سے ایک کمپنی بنائی ہے جو کہ مصنوعات میں حلال کو پرکھتی ہے اور مختلف برانڈز اور کمپنیوں کو حلال کی ترویج میں معاونت فراہم کرتی ہے۔ اس طرح سے عالمی سطح پر مسلمان صارفین کی ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔[8] برازیل بھی کئی دہائیوں سے بڑے پیمانے پر حلال مصنوعات فراہم کر رہا ہے۔

---

[6] Yoza Achmad adidaya , Halal in Japan= History, Issues and problems, http://www,duo.no7 handle. p.1

[7] Www.halal media.jp,21 April, 2016

[8] Tajamul Islam, UmaChandvase Karan, HALAL MARKETING: GROWING THE PIE, IJMRR/Dec.2013/ volume 3/ Issue 12/ Article no-10/3938-3948, p.3941

انڈونیشیا اور پاکستان کے بعد انڈیا میں مسلمانوں کی آبادی بہت زیادہ ہے۔ انڈیا میں بھی حلال فوڈ انڈسٹری نے نہایت تیزی سے ترقی کی ہے۔ انڈیا بہت سے مسلمان ممالک مثلاً متحدہ عرب امارات، سعودی عرب، ملائیشیا، یمن، عمان، کویت، ایران، مصر اور قطر کو بہت بڑی مقدار میں بھینس کا گوشت برآمد کر رہا ہے۔

بہت سی انڈین برانڈز مثلاً Vali lal ice cream, Gold winner oil, Bikano, Daawat, Cawin Kare اور Amrutanjan Health care وغیرہ نے حلال انڈسٹری میں قدم جمانے کے لیے حلال سرٹیفکیشن حاصل کر رکھا ہے۔[9]

"پاکستان جہاں اسلامی ملک ہے وہاں وہ قدرتی نعمتوں اور سونا اگلتی زرعی اراضی سے مالا مال بھی ہے۔ پاکستان دنیا کے نقشے پر حلال مرکز کے طور پر ایک نمایاں ملک ہے۔ کیونکہ یہاں پر مویشی سو فیصد حلال اور قدرتی چارے اور خوراک پر پرورش پاتے ہیں۔ جانور کو ذبح کرنے سے لے کر گوشت کی تیاری، کولڈ سٹوریج، اس کی ترسیل اور برآمد تمام مراحل حلال سرٹیفکیشن اداروں سے مصدّقہ ہیں۔ پاکستان اٹھارہ کروڑ مسلمانوں کا ملک ہے۔ سرکاری اور عوامی سطح پر بالعموم لوگوں کے کھانے پینے اور پہننے میں حلال اشیاء کا ہی استعمال رہتا ہے۔ عالمی سطح پر کوالٹی کنٹرول اور حلال سٹینڈرڈ کے مطابق اشیائے خوردونوش کی پیداواری صلاحیت کو بڑھا دیا جائے، تاکہ پاکستان عالمی منڈی میں ہونے والی حلال تجارت سے اپنا حصہ وصول پاکر دینی اور دنیوی اعتبار سے سرخرو ہو سکے اور ملکی زرمبادلہ میں اضافے کا باعث بنے۔"[10]

پاکستان میں پنجاب حلال ڈویلپمنٹ ایجنسی پاکستان کی واحد حلال سرٹیفکیشن باڈی ہے جو پاکستانی ادارے PNAC اور ملائیشیا کے ادارے JAKIM سے منظور شدہ ہے۔ حلال تجارت کے حجم میں اضافہ کرنے اور صارفین کو حلال اور حرام فوڈ میں تمیز کے بارے میں آگہی اور شعور پیدا کرنے کے لیے پنجاب حلال ڈویلپمنٹ ایجنسی ہر سال انٹرنیشنل حلال کانفرنس و نمائش کے انعقاد کا اہتمام کرتی ہے۔ تاکہ بین الاقوامی صارفین اور مقامی تاجروں کی بلاواسطہ ملاقات کروائی جائے۔ پنجاب حلال ڈویلپمنٹ ایجنسی کے چیئرمین سابق جج سپریم کورٹ آف پاکستان ہیں۔

---

[9] ایضاً، ۳:۵۴۹۳

[10] بنیامین شوکت، **عالمی حلال مارکیٹ کا مختصر تعارف**، (لاہور: روزنامہ جنگ، (۸) ۲۹ مارچ ۲۰۱۷ء

سال ۲۰۱۱ء سے لے کر ۲۰۱۶ء تک پہلی، دوسری، تیسری، چوتھی اور پانچویں عالمی انٹرنیشنل حلال کانفرنس اور ایکسپو کا انعقاد پنجاب حلال ڈویلپمنٹ ایجنسی کی کاوش تھی۔ جس میں وٹرنری یونیورسٹی، پیمکو، منسٹری آف فوڈ ٹیکنالوجی اور محکمہ پنجاب لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ کا تعاون رہا ہے۔ اب چھٹی حلال کانفرنس پنجاب حلال ڈویلپمنٹ ایجنسی اور حلال ریسرچ کونسل کے تعاون سے فلیٹیز ہوٹل لاہور میں ۱۰ تا ۱۱ اپریل ۲۰۱۷ء کو ہو رہی ہے جس میں دنیا بھر سے حلال مصنوعات کے خریدار اور محققین شرکت کریں گے۔

رشین فیڈریشن، سعودی عرب، چین، گلف ممالک، امریکہ، ملائیشیا، انڈونیشیا اور دیگر ممالک سے حلال انڈسٹری کے ماہرین اس پروگرام میں شرکت کے لیے آرہے ہیں۔

مسلم صارفین کے لیے حلال ٹورازم کی سہولت:

مسلمان صارفین کی حلال غذا کی بڑھتی ہوئی مانگ کے باعث کئی مشرقی اور یورپی ممالک میں ہوٹلز اور ریسٹورنٹس نے حلال فوڈ سروس کا آغاز کیا ہے، ان ہوٹلز کے لیے بالعموم "مسلم فرینڈلی ہوٹلز" کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔

دبئی میں "الجوہرہ ہوٹل" حلال فیملی ہوٹلز میں سرفہرست ہے۔ الجوہرہ کا اسٹاف مسلمان مہمانوں کی ضروریات کو احسن طریقے سے پورا کرتا ہے۔ وہ مسلمان صارفین کا باقاعدہ السّلام علیکم سے استقبال کرتے ہیں۔ تمام فی میل سٹاف حجاب پہنتا ہے۔ حلال فوڈ مہیا کیا جاتا ہے۔ الکوحل کی اجازت نہیں ہے۔ حال ہی میں نیوزی لینڈ ٹورازم اور کرسٹ چرچ انٹرنیشنل ایئرپورٹ نے ایک New Culinary ٹورازم متعارف کروایا ہے جو مسلمان صارفین کو حلال غذا فراہم کرتا ہے۔ ٹورازم کے گائیڈ صارفین کو حلال کلاسیفائیڈ ریسٹورنٹ اور کیفے کی فہرست بھی مہیا کرتے ہیں۔[11]

جاپان کے شہر ٹوکیو میں ۳۰۰ اور اوساکا میں ۳۳ کے قریب حلال ریسٹورنٹ اور ہوٹلز موجود ہیں جن میں مشہور MIYAKO HOTELS & RESORTS، MIYAKO HOTEL، Sheraton، YOKOSO JAPAN TOUR AND HOTEL اور Halal Japan Gourmet شامل ہیں۔

[11] HALAL MARKETING: GROWING THE PIE, IJMRR/Dec.2013, p.3943

مقاصدِ شریعت اور صارفین کے حقوق کا تحفظ:

اسلامی شریعت کے بنیادی مصادر و ماخذ میں صارفین کے حقوق کو باقاعدہ کسی موضوع کے تحت بیان نہیں کیا گیا۔ لیکن فقہ کی کتابوں میں ضمان، غرر اور حسبہ کے موضوعات کے تحت ایسی تعلیمات موجود ہیں جو صارفین کے حقوق کے تحفظ پر دلالت کرتی ہیں۔

اسلامی قانون مصلحتِ انسانی پر زور دیتا ہے۔ مصلحت درحقیقت جلب منفعت اور دفع مضرّت سے عبارت ہے۔ یہ قاعدہ نبی اکرم ﷺ کے مشہور قول "لاضرر ولاضرار"[12] پر مبنی ہے۔ آنحضرت ﷺ کے اس مبارک فرمان پر کئی مسائل کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ جیسے عیب کی بناء پر کسی چیز کا رد کرنا خیارات کی دیگر اقسام کے علاوہ حجر اور شفعہ وغیرہ یہ تمام احکامات درحقیقت صارف کے تحفظ کو یقینی بناتے ہیں۔

علمائے فقہ کے نزدیک مصلحت سے مراد مقاصدِ شرع کی حفاظت ہے۔ یعنی دین، جان، عقل، نسل اور مال کا تحفظ۔ امام غزالیؒ نے مصلحت کا مفہوم یوں بیان کیا ہے۔ "مصلحت سے ہماری مراد مقاصد شریعت کی حفاظت ہے۔ اور شارع کو مخلوق کے پانچ مصالح کی حفاظت مقصود ہے۔ دین، نفس، عقل، نسل اور مال پس ہر وہ چیز جو ان امور کی حفاظت کرے مصلحت ہے۔ اور ہر وہ امر جو ان مصالح میں کسی ایک کے فوت ہو جانے کا ذریعہ ہو وہ مفسدہ ہے۔ اور ان مفاسد کو دور کرنا مصلحت ہے۔[13]

مصلحت کا یہی مفہوم اختلاف الفاظ کے ساتھ الشوکانی نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔ "المراد بالمصلحة المحافظة علی مقصود الشرع بدفع المفاسد عن الخلق"[14] (یعنی مصلحت سے مراد ہے مخلوق سے ازالہ مفاسد کے ذریعہ مقصود شریعت کی حفاظت) اسلامی شریعت مصلحت سے عبارت ہے۔ اسلام کا کوئی بھی قانون مصلحت و حکمت کے دائرہ سے خارج نہیں۔ چنانچہ امام شاطبیؒ اور علامہ آمدیؒ نے اس کی تصریح یوں کی ہے۔

أَنَّ الشَّرِيعَةَ وُ ضِعَتْ لِمَصَالِحِ الْخَلْقِ بِإِطْلَاقٍ[15]

---

[12] الطبرانی، ابوالقاسم، سلیمان بن احمد، **المعجم الکبیر**، حدیث:۱۱۶۴۱۹/۴۹۸

[13] الغزالی، محمد بن محمد، اُبوحامد، **المستصفی من علم الاصول**، (مصر: مطبعہ مصطفی محمد، ۱۳۰۴ھ)، ۱:۲۸۵۔۲۸۶

[14] الشوکانی، **ارشاد الفحول الی تحقیق الحق من علم الاصول**، (مصر: محمد امین الخانجی، ۱۳۲۷)، ۲۴۲

[15] الشاطبی، ابراھیم بن موسی، اُبواسحق، **الموافقات فی اُصول الشریعۃ**، (مصر: المکتبۃ التجاریۃ الکبری)، ۲:۲۹، الآمدی، ابوالحسن، علی بن محمد، **الاحکام فی اصول الاحکام**، (دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۰۰ھ / ۱۹۸۰)، ۳:۴۱۲

الغرض مقاصد شریعت کی غرض مصلحت انسانی سے پوری ہوتی ہے۔ یہی پانچ بنیادی مقاصد در حقیقت تجارتی معاملات میں صارفین کی مصلحتوں کو پورا کرتے اور ان کو تحفظ فراہم کرتے ہیں۔

مقاصدِ شریعت کی روشنی میں صارفین کے حقوق کا تحفظ بالخصوص حلال فوڈ کے ضمن میں اسلامی تعلیمات واحکامات کی روشنی میں درج ذیل ہے۔

صارفین کے عقیدہ حلال و حرام کی تحفظ:

اسلام نے اپنے قوانین تجارت کی بنیاد عقیدہ اور اخلاق پر رکھی ہے۔ اسلام تجار کو سکھاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اور ان کے تجارتی معاملات کو ہر وقت دیکھتا اور جانتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا[16]

"یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر نظر رکھے ہوئے ہے۔"

خشیت الٰہی اور محاسبہء آخرت کا خوف بائع (Seller) کو کبھی ایسی اشیاء کی فروخت پر آمادہ نہیں کرے گا۔ جو صارف کے لیے ضرر رساں ہو۔ اور نہ ہی حرام مال فروخت کرے گا۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے:

''ان التجار یبعثون یوم القیامة فجاراً اِلامن اتقی الله و بر وصدق''[17]

"تجار قیامت کے دن فاجر بن کر اٹھیں گے سوائے اس تاجر کے جس نے اللہ کا خوف کیا۔ بھلائی کی اور سچ بولا۔"

اسلامی عقیدہ مسلمان صارفین کو خواہ وہ دنیا کے کسی خطے سے تعلق رکھتے ہوں۔ ایک امت کی شکل میں جوڑے رکھتا ہے۔ دنیا کا ہر مسلمان قرآن و سنت کو اپنی زندگی کے لیے لائحہ عمل قرار دیتا ہے اور قرآن و سنت ہر مسلمان کو حلال غذا کی تلقین اور حرام سے اجتناب کی تلقین کرتے ہیں۔

Ogilvay Noor ایک ملائشین کمپنی کی رپورٹ کے مطابق تقریباً ۹۵٪ مسلمان صارفین اپنے consumption behaviour میں اسلامی عقیدہ حلال و حرام کے قائل ہیں۔[18]

---

[16] النساء:۱

[17] سنن الترمذی، **ابواب البیوع**، باب ماجاء فی التجار، ۱۲۱۰

[18] HALAL MARKETING: GROWING THE PIE, IJMRR/ DEC 2013/ p.3941

اسلامک فوڈ اور نیوٹریشن کونسل آف امریکہ (IFANCA) کے مطابق ۹۰٪ امریکن کے مطابق ۷ ملین مسلمان صارفین گوشت ایسی جگھوں سے خریدنا چاہتے ہیں جہاں جانور کو شرعی طریقہ سے ذبح کیا گیا ہو۔[19]

ایک اور رپورٹ کے مطابق تقریباً ۷۵ فی صد تارکینِ وطن مسلمان اپنی غذا میں حلال کو ترجیح دیتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ "They are still aware of halal, due to their religious knowledge and beliefs."[20]

مسلمانوں کے عقیدہ حلال و حرام کے مطابق مسلمان صارفین کی ضروریات کو سمجھتے ہوئے کئی ملٹی نیشنل کمپنیوں نے حلال مصنوعات کی فروخت وسیع پیمانے پر شروع کر دی ہے۔ چنانچہ Nestle، Unilever, L'oreal, Colgate, Basking Robins اور Campbell soup وغیرہ جیسی انٹر نیشنل کمپنیوں نے مسلم صارفین کی ضروریات کو سمجھتے ہوئے ۹۰ فی صد حلال فوڈ، کاسمیٹکس اور ادویات میں تعاون(share) کیا ہے۔[21]

حلال اور صحتمندانہ غذا کی فراہمی کا حق:

مقاصد شریعت کا دوسرا اہم مقصد حفظِ نفس ہے۔ حفظِ نفس کا اصول صارفین کے تحفظ نفس اور صحت کے حوالے سے بنیادی اور اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اسلامی شریعت میں ایسی تمام چیزیں حرام قرار دی گئی ہیں جو انسانی جان اور صحت کے لیے مضر ہوں۔ مثلاً مردار کا گوشت، خنزیر، درندہ جانوروں اور شکاری پرندوں کا گوشت حرام ہے۔ مزید برآں نشہ آور اشیاء کا استعمال بھی اور خرید و فروخت بھی حرام ہے۔ شراب کو تو نبی اکرم ﷺ نے دوا نہیں بلکہ بیماری قرار دیا ہے۔

ارشاد نبی ﷺ ہے:

''انہ لیس بدواء ولکنہ داء''[22]

---

[19] Ashfakbokhari, Imtiatine to entrt global halal market, www.salaamgateway.com> food> story, 13 Sep, 2015.

[20] Hussaini, MM(1993), Halal Haram lists, Why do they work? , http:/ www.soundvision.com/info/ halal healthy / hahallist.asp on 28 March, 2012

[21] Halal marketing: Growing The Pie, IJMRR/Dec 2013 / p.3940

[22] صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، باب تحریم التداوی بالخمر، ۱۹۸۴، سنن ابی داود، کتاب الطب، باب فی الادویۃ المکروھۃ، ۳۸۷۳

بقول علامہ یوسف القرضاوی:

"حرام چیزیں خبث اور مضرت کا باعث ہیں۔ اور حقیقۃً یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ صحت کے نقطہ نظر سے نیز نفسیاتی، اخلاقی، اجتماعی اور اقتصادی لحاظ سے یہ چیزیں سخت مضر ہیں۔ جس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں۔"[23]

اسلامی شریعت کا عام قاعدہ ہے کہ کسی مسلمان کے لیے کسی ایسی چیز کا کھانا پینا جائز نہیں ہے جو اسے فوراً یا آہستہ آہستہ ہلاک کر دے۔ مثلاً ہر قسم کا زہر یا اور کوئی چیز۔ حدیث مبارکہ "لاضرر ولاضرار" کے تحت علامہ یوسف القرضاوی تحریر کرتے ہیں کہ:

"اس اصول کی مناسبت سے ہم کہتے ہیں کہ تمبا کو اگر استعمال کرنے والے کے لیے مضر ثابت ہو رہا ہو تو حرام ہے۔"[24]

نسل انسانی کی حفاظت میں مفید، صحتمندانہ اور حلال غذا کا بہت کردار ہے۔ صحتمند خاندان تبھی وجود میں آئیں گے جب صارفین کو خالص، طیب اور حلال غذا میسر ہو گی۔ یہی وجہ ہے کہ شریعت نے "وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَ يُحَرِّمُ عَلَيهِمُ الخَبٰٓئِثَ"[25] اور وَ كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا[26] کے احکامات صادر فرما کر مسلمانوں پر لازم کر دیا ہے کہ وہ خالص، پاکیزہ اور حلال غذا استعمال کریں۔ ناپاک، گندی اور حرام اشیاء سے دور رہیں۔ وہ لوگ جو صاف اور حلال غذا میں ناپاک یا حرام کی آمیزش کرتے ہیں۔ ان کے لیے یہ ارشاد نبی ﷺ کافی ہے۔

"مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا"[27]

جس نے دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں دھوکہ، ملاوٹ کو آپ ﷺ نے ممنوع قرار دیا ہے۔

حدیث مبارکہ میں ہے:

"نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن النجش"[28]

---

[23] یوسف القرضاوی علامہ، **اسلام میں حلال و حرام**، مترجم شمس پیرزادہ، (مکتبہ اسلامیۃ، ۲۰۱۶ء)، ۹۸

[24] ایضاً، ۱۰۰

[25] الاعراف: ۱۵۷

[26] المائدۃ: ۸۸

[27] صحیح مسلم، **کتاب الایمان**، باب قول النبی ﷺ من غش فلیس منا، ۱۰۲

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے معاملہ تجارت میں کھوٹ سے منع فرمادیا ہے:

"یہی وجہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے ایک گوالے کا پانی ملا دودھ زمین پر بہا دیا۔"[29]

حرام اشیاء میں سر فہرست خنزیر کا گوشت، مردار، غیر اللہ کے نام پر ذبح کردہ جانور اور شراب ہے۔ لیکن حدیث میں کچھ اور اشیاء بھی ممنوع قرار دی گئی ہیں۔ مثلاً کتا، گھریلو گدھا، ہر قسم کے درندے مثلاً چیتا، شیر، ریچھ وغیرہ اور اپنے پنجوں سے شکار کرنے والے پرندے جیسے باز، چیل شکرا اور گدھ وغیرہ اور ہر وہ چیز جو نشہ آور ہو ایسی سب چیزوں کا استعمال حرام ہے۔

طیباً سے مراد خالص اور صاف ستھری اشیاء ہیں۔ گندی، گلی سڑی، باسی اور بدبودار چیزوں کا کھانا ممنوع ہے۔ جب پانی کا نجاست کی وجہ سے رنگ، ذائقہ یا بو بدل جائے وہ بھی پاک نہیں رہتا۔ لہٰذا اس کا استعمال بھی ممنوع ہے۔ بول وبراز ظاہری نجاستیں ہیں کھانے پینے کی جس چیز میں مل جائیں وہ قابل استعمال نہیں رہتیں۔

اسلام کا تصوّرِ حلال غذاؤں کے علاوہ ان مصنوعات پر بھی اثرانداز ہوتا ہے جو کسی نہ کسی طریقے سے انسانی بدن کا جزو بنتی ہیں، یا انسانی جسم پر باہر سے اثرانداز ہوتی ہیں۔ مثلاً کاسمیٹکس، ادویات اور کپڑے وغیرہ۔ ان کا الکوحل اور خنزیر کی آمیزش سے پاک ہونا ضروری ہے۔ ملائیشیا نے ۲۰۱۱ میں سب سے پہلی مرتبہ حلال فارماکیوٹیکلز متعارف کروایا ہے۔

فارماکیوٹیکلز اور بائیو فارماکیوٹیکلز میں مسلم صارفین کے لیے ایک اہم مسئلہ جیلیٹن کا استعمال ہے۔ جیلیٹن ایک پروٹین ہے جو دو ذرائع سے حاصل ہوتی ہے۔ Porcine جو کہ خنزیر سے اور bovine جو کہ گائے کی ہڈیوں سے حاصل ہوتا ہے۔ ملائیشیا اور انڈونیشیا نے مسلم صارفین کی اس مشکل کو بھی حل کر دیا ہے۔ چنانچہ ملائیشیا میں حلال جیلیٹن فراہم کرنے والی ایک کمپنی (Halal Gelatin Malaysia-Ali baba) ہے۔ جو گزشتہ دس سالوں سے کئی مشرقی و مغربی ممالک مثلاً برطانیہ، امریکہ، آسٹریلیا، کینیڈا، فرانس، ڈنمارک، جرمنی، جاپان، ناروے، انڈیا، نیوزی لینڈ، انڈونیشیا اور برونی کو حلال جیلیٹن فراہم کر رہی ہے۔

انڈونیشیا میں حلال جیلیٹن بنانے والی کمپنیوں میں Jual Gelatin Halal Eceran, Jelatin Halal MUI, Jelatin HalalBdi, Bovin Halal اور Jelatin Halal Jakarta شامل ہیں۔

---

[28] صحیح بخاری، **کتاب البیوع**، باب النجش، ۲۱۴۲

[29] علی المتقی الھندی، **کنز العمال**، (حیدرآباد، ہند: دائرۃ المعارف، ۱۳۱۲ھ)، ۲۶۵۸، ۲۶۵۲

صارف کی تعلیم و معلومات کا حق:

اقوام متحدہ کے منظور کردہ صارفین کے حقوق میں سے معلومات کا حق اور صارف کی تعلیم کا حق بھی ہے۔ اسلام نے آج سے کئی سو سال قبل صارف کو حفظ عقل کے اصول کے تحت یہ حقوق عطا کیے ہیں۔ حفظ عقل کا اصول مسلمان صارف سے تقاضا کرتا ہے کہ وہ مفید و غیر مفید، حلال و حرام اور مضر اشیاء کا علم حاصل کرے۔ تعلیم، علم و آگہی کے ذریعے ہی صارف اشیاء کے تصرف اور خرچ کرنے میں صحیح فیصلہ پر قادر ہو گا۔ حلال و حرام سے آگاہی حاصل کرنا ہر مسلمان کا دینی فریضہ ہے۔ دورِ جدید میں حلال و حرام سے متعلق آگہی سے کیا مراد ہے؟

اس کے بارے میں عبد الرؤف اور احمد نقی الدین لکھتے ہیں:

The word awareness in the context of Halal literally mean's having special intervent in or experience of something and/or being well informed of what is happening at the present time on halal food, drinks, and products. As such awareness describes human perception and cognitive reaction to a condition of what they eat, drink and use subjectively speaking, awareness is a relative concept where a person, may be practically aware, sub consciously aware or may be acute aware of an issues relating to halal aspect of what is permitted by Allah.[30]

دین اسلام میں حلال و حرام سے متعلق آگہی بالکل واضح اور بیّن ہے۔ جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

"حلال وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال قرار دیا ہے۔ اور جس کو حرام ٹھہرایا ہے وہ حرام ہے اور جن چیزوں کے بارے میں سکوت فرمایا ہے وہ معاف ہیں۔"[31]

الغرض حفظ عقل کا اصول مسلمان صارف کو حلال و حرام اشیاء کے تصرف میں معاون و مددگار ہوتا ہے۔ حفظ عقل کے اصول کے تحت ہی اسلامی شریعت ایسے مسلمان صارف کے تصرف پر پابندی لگاتی ہے جو کم عقل ہونے کے باعث تصرف اشیاء میں ایسے اقدامات اٹھالیتا ہے۔ جو اس کے لیے ضرر رساں ثابت ہوتے ہیں اسے شریعت کی اصطلاح میں حجر کہتے ہیں۔

حجر کی مشروعیت قرآن و سنت سے ثابت ہے۔

---

30. ÀbdulRaufaAmbal , Ahmed Naqiyuddin Bakar , People's Awareness on Halal Food and Products potential issues for policy – makers , p.09 , www.sciencedirect.com.

31 البیہقی، احمد بن الحسین، **السنن الکبریٰ، کتاب الضحایا**، باب عالم یذکر تحریمہ، ۱۰:۱۱۲

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''وَ لَا تُؤتُوا السُّفَهَآءَ اَموَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللّٰهُ لَكُم قِيٰمًا''[32]

''وَ ابتَلُوا اليَتٰمٰى حَتّٰى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَاِن اٰنَستُم مِّنهُم رُشدًا فَادفَعُوا اِلَيهِم اَموَالَهُم''[33]

صارفین کو حلال وحرام سے متعلق آگاہی حاصل کرنا ان کا دینی فریضہ ہے۔ دورِ جدید میں یہ آگاہی اخبارات، ٹیلی ویژن، ریڈیو اور انٹرنیٹ کے ذریعہ سے دی جاسکتی ہے۔

People can be educated through daily newspaper, television, radio, internet or any other channel of communication. All these can play an important role in providing the information about Halal Alert and exposure. Therefore, teaching exposure can serve as a source of awareness on halal related to what the Muslim consumes.[34]

صارف کو انتخاب اور واپسی کا حق:

ایسا شخص جسے مال کی خرید و فروخت میں دھوکا ہو جاتا ہو اسے شریعت نے خیار شرط، کی سہولت دی ہے۔ خیارِ شرط کے جواز کی بنیاد آنحضرت ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔

"حضرت حبان بن منقذبن عمرو انصاریؓ خرید و فروخت میں دھوکا کھالیا کرتے تھے۔ ان کو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم فروخت کیا کرو تو کہا کرو: دھوکہ نہیں ہوگا اور مجھے تین دن تک اختیار ہوگا (کہ قبول کروں یا رد کروں۔[35]

اقوام متحدہ کے بنیادی آٹھ حقوق میں سے ایک حق واپسی کا حق ہے۔ حدیث خیارِ شرط صارف کے اس حق کو پورا کرتی ہے۔

صارف کو حلال اشیاء کے انتخاب اور حرام اشیاء کی واپسی کا حق حاصل ہے۔ چنانچہ اگر تاجر حلال لیبل لگا کر حرام اشیاء فروخت کرے تو صارف کو حق حاصل ہے کہ وہ حرام چیز واپس کر دے۔ دینِ اسلام میں اسے خیارِ عیب کہا جاتا ہے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

---

[32] النساء:۵

[33] النساء:۶

[34] Awareness on halal foods and products potential issues for policy-makers,www.sciencedirect.com.

[35] مسند احمد بن حنبل، مسند ذکر حبان بن منقد،

"بیوع میں خیار ہوتا ہے۔ جب تک کہ فریقین (بائع و مشتری) علیحدہ نہ ہو جائیں۔ البتہ اگر انہوں نے سچائی اختیار کی اور (فروخت اور خرید کی جانے والی شئے کے عیوب کو) واضح بیان کر دیا تو انہیں ان کی تجارت میں برکت دی جائے گی اور اگر انہوں نے عیوب کو چھپایا اور جھوٹ بولا تو ان کی بیع کی برکت مٹادی جائے گی۔"[36]

فقہاء اسلام کے نزدیک اگر تاجر لوگ ایسی دو چیزیں ایک ہی صفقہ میں جمع کر دیں جن میں سے ایک کی بیع جائز اور دوسری کی ناجائز ہے تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک ہر دو کی بیع باطل ہے۔ خواہ ہر ایک کی قیمت جدا جدا بیان ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو۔ لیکن صاحبین کے نزدیک قیمت جدا ہونے کی صورت میں صرف ناجائز چیز کی بیع باطل ہو گی چنانچہ جس شخص نے غلام اور آزاد کو جمع کر کے بیچا یا ذبح کی ہوئی اور مردار بکری کو جمع کر کے بیچا تو دونوں کی بیع امام ابو حنیفہ کے نزدیک باطل ہے۔ خواہ ہر ایک کی قیمت علیحدہ بیان ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو۔ جبکہ صاحبین کے نزدیک اگر ان میں سے ہر ایک کے لیے علیحدہ قیمت بیان کی گئی ہو تو غلام اور ذبح کی ہوئی بکری کی بیع جائز ہو گی۔[37]

فقہاء کے یہ اجتہادات حلال و حرام اشیاء کی خرید و فروخت میں تاجروں کو حد درجہ محتاط رہنے اور صارفین کے تحفظ پر دلالت کرتے ہیں۔

صارفین کو صحتمندانہ ماحول کا حق:

اسلام نے آج سے چودہ سو سال قبل قرآن کریم اور احادیث مبارکہ کے ذریعے صارفین کے حقوق کا مکمل تحفظ کیا ہے اور ہر ایسے فعل کو حرام قرار دیا ہے جو صارف کے استحصال کا سبب بنتا ہے۔ قرآن کریم نے اس ضمن میں یہ اصولی حکم ارشاد فرمایا۔

''إِلا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ''[38]

آیت مبارکہ تاجر اور صارف کے مابین شفاف اور صحتمندانہ بیع پر دلالت کرتی ہے۔ لین دین کے معاملات میں اسلام نے بائع اور خریدار دونوں کے لیے یہ حق مقرر کیا ہے کہ ان سے عدل و انصاف ہو چنانچہ لین دین کے سلسلہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

[36] سنن ابن ماجہ، کتاب البیوع، باب البیعان بالخیار مَالَمْ يَتَفَرَّقَا، ۲۱۱۰

[37] امیر علی، سیّد، **عین الہدایۃ شرح الہدایہ**، (مکتبہ رحمانیہ، جنوری ۱۹۹۲ء)

[38] النساء:۲۹

''وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيم''[39]

اب اگر ایک دوکاندار طے شدہ نرخ کے مطابق پوری رقم لے کر خریدار کو پوراپوراتول کر دے دیتا ہے۔ توعدل وانصاف کا تقاضا پورا ہو گا۔ اور بیع میں تنازعہ کا امکان ختم ہو گیا۔

دوسرا مرحلہ یہ ہے کہ بائع یا صارف میں سے کوئی ایک اپنے حق سے کم پر قناعت کرلےایک دفعہ رسول اللہ ﷺ بازار میں تشریف لے گئے۔ ایک شخص جنس کا وزن کر رہا تھا۔ آپ نے اس سے فرمایا "زِن وارجح"[40] یعنی وزن کرتے وقت قدرے جھکتا تول۔ جھکتا تولنے سے بائع کو کچھ کسر لگے گی اور صارف کو کچھ فائدہ پہنچے گا۔ اور وہ خوش ہو جائے گا لیکن یہ بائع جب کسی دوسرے سودے میں خود خریدار بنے گا تو اسی اصول کے مطابق اسے بھی فائدہ پہنچ جائے گا۔ اس اصل کے مطابق ہر فرد معاشرہ کو عدل وانصاف کے علاوہ خوشگواری بھی میسر آئے گی اور تنازعات کا امکان بہت حدتک کم ہو جائے گا۔

تیسرا مرحلہ یہ ہے صارف کو احسن طریقے سے ادائیگی کی جائے۔ رسول اللہ نے ایک دفعہ اس وعدہ پر ایک اونٹ ادھار لیا کہ جب صدقہ کے اونٹ آئیں گے تو اونٹ کے بدلے ویسا ہی اونٹ واپس دے دیں گے۔ جب صدقہ کے اونٹ آئے تو آپ نے ابو رافع سے فرمایا کہ اونٹ واپس کیا جائے۔ رافع نے عرض کی کہ صدقہ کے جو اونٹ آئے ہیں۔ وہ سب کے سب اس اونٹ سے بہتر اور قیمتی ہیں جو ادھار لیا گیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بہتر ہی ادا کرو اور ساتھ ہی یہ اصول بیان فرمادیا کہ۔

''إِن خِيَارَ النّاس أُحَسَنُهُمۡ . قَضَاءً''[41]

"بہتر آدمی وہ ہے جو ادائیگی کے لحاظ سے بہتر ہو۔"

لین دین میں عدل وانصاف برتنا اپنے حق سے کم پر اکتفاء کرنا اور بہتر چیز کی ادائیگی شریعت اسلامیہ کی یہ تینوں تعلیمات صارف کو فائدہ پہنچاتی ہیں۔

---

[39] الاسراء:۳۵

[40] سنن الترمزی، **ابواب البیوع**، باب ماجاءفی الرجحان فی الوزن، ۱۳۰۵، سنن ابو داود، **کتاب البیوع والاجارات**، باب فی الرجحان فی الوزن، ۳۳۳۶،۳۳۳۷

[41] صحیح بخاری، **کتاب الوکالۃ**، باب وکالۃ الشاھد والغائب جائزۃ، ۲۳۰۵

مسلمان صارفین کا بنیادی مسئلہ، حلال فوڈ لیبل کا غلط استعمال:

حلال غذا کے سلسلے میں مسلمان صارفین کے لیے ایک بنیادی مسئلہ "حلال لیبل" کے غلط استعمال کا ہے۔ جس سے صارفین میں مصنوعات کے استعمال سے متعلق عدم اطمینان اور اضطراب پیدا ہو رہا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ عالمی مارکیٹ میں حلال فوڈ انڈسٹری کی روزافزوں بڑھتی ہوئی مانگ ہے۔ جس کی وجہ سے بعض کمپنیوں نے اپنی مصنوعات کے فروخت کے لیے "حلال لیبل" بغیر حلال سرٹیفیکیشن کے لگانا شروع کر دیا ہے۔ ملائیشیا میں اس سنگین صورتحال سے آگاہ کرتے ہوئے مصطفیٰ عفیفی لکھتے ہیں:

"بہت سے مینو فیکچرز اور تاجر مصنوعات کی فراہمی میں صارفین کو غلط معلومات فراہم کرتے ہیں اور خاص طور پر "حلال لیبل" کے استعمال میں دھوکہ دہی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ ان تاجروں کا یہ عمل مسلمان صارفین میں مصنوعات کے حلال ہونے سے متعلق شکوک وشبہات پیدا کر رہا ہے۔"[42]

امریکہ میں بھی "حلال لیبل" کے غلط استعمال کی صورتحال پیدا ہو چکی ہے۔ چنانچہ مسلم نیو میگزین کی رپورٹ کے مطابق: "کیلیفورنیا میں تقریباً ۶۵ فیصد اسلامی سٹورز غیر حلال اشیاء حلال کے طور پر فروخت کر رہے ہیں۔"[43]

Yoza Achmad Adidaya جاپان میں حلال لیبل کے غلط استعمال کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

One of the main problem in th spread of Halal in Japan is fake Halal certification and the inauthentic Halal Mark. No control system of Halal certification. It is likely that the authenticity of Halal products produced by some Japanese manufacturers is uncertain.[44]

مسلم صارفین کے تحفظ کو یقینی بنانے، حلال لیبل کے غلط استعمال کو روکنے اور حلال سرٹیفیکیشن کو مستند بنانے کے لیے World Halal Forum کے تحت ملائیشیا میں International Halal Integrity

---

[42] Mustafa Afifi Halim and Azlin Alisa Ahmed, Enforcement of consumer protection laws on. Halalproducts : Malaysian experience , Asian social science vol.10, No.3 ,2014, p.9

[43] Mohammad H. Marei, A Rising star , Halal consumer protection laws, http://nrs.harvard.edu/urn.3:hul instrespos, 8846786

[44] Yoza Achmad, Adidaya, halal in japan, History issues and problems, p.38

Alliance کی بنیاد رکھی گئی جس کا کام حلال فوڈ لیبل کے غلط استعمال کو روکنا اور مختلف کمپنیوں کو حلال فوڈ کے لیے IHI معیار کو اپنانے پر آمادہ کرنا تھا۔

حلال فوڈ انڈسٹری اور اسلام کا نظام حسبہ:

دنیا کا کوئی خطہ اور ملک ایسا نہیں جہاں اس وقت مسلمانوں کی معتدبہ تعداد موجود نہ ہو۔ خاص طور پر امریکہ اور یورپین ممالک میں مسلمانوں کی تعداد میں روزافزوں اضافہ ہورہاہے۔ یہی وجہ ہے کہ عالمی مارکیٹ میں حلال فوڈ انڈسٹری کی اہمیت بھی دن بدن بڑھتی چلی جارہی ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ افرادِ انسانی کے کھانے پینے کے معاملات میں مذہب کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ مذہب صارفین کی پسند وناپسند پر اثرانداز ہوتا ہے۔ مختلف اداروں کی سروے رپورٹس کے مطابق ۹۰ فیصد سے زائد مسلمان حرام اشیاء بالخصوص حرام گوشت سے اجتناب کرتے ہیں۔ مسلمان صارفین ایسی جگہوں سے گوشت خریدنا چاہتے ہیں جہاں حلال جانور بھی ہو اور اسے شرعی طریقے سے ذبح بھی کیا گیا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان صارفین کے تحفظ اور اطمینان کے لیے حلال سرٹیفکیشن کے نظریے نے جنم لیا۔

حلال سرٹیفکیشن جاری کرنے والا ادارہ تمام غذاؤں کے بارے میں اسلامی اصول وضوابط کا جائزہ لینے اور تحقیق وتفتیش کے بعد کسی بھی غذا کے بارے میں حلال سرٹیفیکیٹ جاری کرتا ہے۔ حلال سرٹیفیکیٹ ایک ایسی دستاویز (Document) ہے جو منظور شدہ اسلامی تنظیم جاری کرتی ہے۔ اور تصدیق کرتی ہے کہ مصنوعات اسلامی قانون کے مطابق حلال ہیں اور مسلم صارفین کے لیے قابلِ استعمال ہیں۔ حلال فوڈ انڈسٹری کے ذریعے فوائد حاصل کرنے کے لیے بعض کمپنیاں، ریسٹورنٹ اور ہوٹلز وغیرہ نے "حلال لیبل" کا غلط استعمال شروع کر دیا ہے۔ دین اسلام اپنے نظامِ حسبہ کے ذریعے مسلمان صارفین کے اس معاشی استحصال کا خاتمہ کرتا ہے۔

چنانچہ قرآن کریم، احادیث مبارکہ اور خلفائے راشدین کے طرزِ عمل سے ہمیں ایسے احکامات ونظائر ملتے ہیں جن کے ذریعے تجارتی معاملات کی نگرانی کرنے اور انہیں شریعت کے اصول وضوابط کا پابند بنایا جاسکتا ہے۔ انہی تعلیمات کے ذریعے حلال فوڈ انڈسٹری کو حلال غذاؤں ومصنوعات کی فراہمی اور ان میں حرام کی آمیزش کو کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے کھانے پینے کی اشیاء میں کسی بھی قسم کی ملاوٹ کو ممنوع قرار دیا ہے۔ اشیاء کے معیار کو برقرار رکھنے کے لیے نبی اکرم ﷺ خود بازاروں کے نظام کی نگرانی کیا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ سے

روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ایک اناج کے ڈھیر کے پاس سے گزرے اور اس میں اپنا ہاتھ ڈال کر دیکھا تو آپ ﷺ کے ہاتھ کی انگلیاں نمی سے تر ہو گئیں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا، اے اناج والے یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ یہ آسمانی اوس کا اثر ہے۔ آپ نے فرمایا! پھر تو نے اسے اناج کے اوپر کیوں نہ رکھ دیا۔ تاکہ (صارفین) لوگ اسے دیکھ لیتے اور دھوکہ سے بچ جاتے۔ یاد رکھو!

"جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں۔"[45]

بعض روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ آپ ﷺ نے تجارتی معاملات اور کاروبار کی نگرانی کے لیے ایک صحابیؓ کا تقرر کر رکھا تھا۔[46]

حضرت عمرؓ نے بازار کی نگرانی کے لیے حضرت عبد اللہ بن عتبہؓ کو مقرر کیا تھا۔[47]

بسا اوقات حضرت عمرؓ خود بھی بازاروں کی نگرانی کرتے تھے۔ ایک بار اسی طرح بازار سے گزر رہے تھے کہ ایک شخص کا پانی ملا دودھ دیکھ کر اسے بہا دیا۔[48]

فقہاء اسلام کی نظر کاروباری معاملات کی اصلاح میں کس قدر وسیع تھی اس کا اندازہ ابن اخوۃؒ کی کتاب "معالم القربۃ فی احکام الحسبۃ" کے اقتباسات سے ہوتا ہے۔ آٹا پیسنے والوں کے بارے میں لکھتے ہیں۔

"(محتسب) آٹا پیسنے والوں کو اس کا پابند بنائے گا کہ وہ غلہ کو پیسنے سے پہلے اچھی طرح صاف کریں۔ تاکہ اس سے گرد و غبار دور ہو جائے۔ البتہ انہیں (گندم) پیسنے سے پہلے اس پر تھوڑا سا پانی چھڑکنے کی اجازت ہو گی۔ کیونکہ ایسا کرنے سے آٹا کی سفیدی زیادہ ہو جاتی ہے۔ محتسب آٹے کا معائنہ کرے گا۔ کیونکہ اکثر اوقات آٹا پیسنے والے اس میں باقلا ملا دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ آٹے میں رنگ آ جاتا ہے۔ یہ دھوکہ دہی ہے۔ محتسب جس کسی کو اس جرم کا مرتکب پائے اسے ٹوکے اور تادیباً سزا دے۔ محتسب لوگوں کو اس امر کا پابند بنائے کہ وہ دلوائی اور صفائی اچھی طرح کر لیا کریں تاکہ آٹا زیادہ صاف اور عمدہ ہو۔"[49]

---

45 صحیح مسلم، **کتاب الایمان**، باب قول النبی ﷺ من غش فلیس منا، ۱۰۲

46 رسالہ لواء الاسلام، (قاہرہ: جون ۱۹۰۳ء)

47 علی المتقی الھندی، **کنز العمال**، ۳، روایات نمبر: ۲۶۵۸، ۲۶۵۲

48 ایضاً

49 ابن اخوۃ، محمد بن محمد بن احمد القرشی، **معالم القربۃ فی احکام الحسبۃ**، (لندن: کیمبرج پریس، ۱۹۳۸ء)، ۸۹

اسلام کا نظامِ حسبہ تجّار سے یہ مطالبہ بھی کرتا ہے کہ وہ تجارتی کاروبار کے اسلامی اصولوں اور خاص طور پر حلال وحرام سے متعلق واقف ہوں۔ تاکہ وہ ناواقفیت میں صارفین کو ناقص، غلط اور حرام اشیاء نہ فروخت کردیں۔

روایات میں آتا ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ اس دوکاندار کو درّہ سے مارتے جو بازار میں بیٹھتا مگر احکامِ (تجارت) نہیں جانتا تھا۔ اور آپؓ فرمایا کرتے: وہ شخص ہمارے بازاروں میں نہ بیٹھا کرے جو سود کے مسائل نہیں جانتا۔[50]

حضرت امام مالکؒ امراء کو حکم دیتے اور وہ تاجروں اور دوکانداروں کو اکٹھے کرکے آپؒ کے سامنے پیش کرتے۔ جب آپؒ ان میں سے کسی ایک کو تجارتی معاملات کا نہ جاننے والا پاتے تو اسے بازار سے اٹھادیتے۔ اور اس سے ارشاد فرماتے پہلے خرید وفروخت کے احکام کا علم حاصل کرو پھر بازار میں بیٹھنا۔[51]

حلال لیبل کے غلط استعمال کو روکنے اور مستند حلال سرٹیفیکیٹس کے اجراء کے لیے محتسب اداروں کے افراد کا تجارتی کاروبار اور حلال وحرام کے اسلامی اصولوں سے واقفیت حاصل کرنا ضروری ہے۔ حلال سرٹیفیکیشن جاری کرنے والے محتسب کے لیے علم فقہ وشریعۃ میں تخصّص کا ہونا ضروری ہے۔

ملائیشیا میں حلال مصنوعات اور حلال سرٹیفیکیشن کی استنادی حیثیت کو جانچنے کے لیے JAKIM کا ادارہ قائم ہے۔ یہ ادارہ ملائیشیا کی حکومت سے منظور شدہ مستند ادارہ ہے۔

خلاصہ بحث:

دنیا میں ہر شخص صارف ہے۔ اسے کسی نہ کسی مرحلے پر دوسروں کی تیار کردہ اشیاء استعمال کرنا پڑتی ہیں۔ اشیاء کے متعلق علم، صحیح اشیاء کی فراہمی اور نقصان وضرر سے صارف کو بچانے کے لیے صارفین کے حقوق کے تحفظ کے لیے انگریزی زبان میں Consumer Protection اور حمایۃ المستھلک کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔ اقوام متحدہ نے صارفین کے آٹھ بنیادی حقوق مثلاً بنیادی ضروریات پر مطمئن ہونے کا حق، تحفظ کا حق، معلومات کا

---

[50] الکتانی، عبدالحیٔ، م ۱۳۸۲ھ، التراتیب الاداریۃ، **نظام الحکومۃ لنبویۃ**، تحقیق، عبداللہ الخالدی، المقدمۃ التاسعہ، باب کون الناس کانو أول الاسلام لایتعاطون البیع والشراء حتی یتعلموا أحکامہ، (بیروت: دارالأرقم، س۔ن)، ۲:۱۷

[51] الکتانی، عبدالحیٔ، م1382ھ، التراتیب الاداریۃ، **نظام الحکومۃ لنبویۃ**، تحقیق، عبداللہ الخالدی، المقدمۃ التاسعہ، باب کون الناس کانو أول الاسلام لایتعاطون البیع والشراء حتی یتعلموا أحکامہ، (بیروت: دارالأرقم، س۔ن)، ۲:۱۷

حق اور انتخاب کا حق، واپسی کا حق، صارف کی تعلیم کا حق اور صحتمندانہ ماحول کا حق منظور کیے ہیں۔ مسلمان صارفین کے حقوق میں سے ایک بڑا حق حلال غذا کی فراہمی ہے۔ مسلم صارفین کے حلال غذاؤں کو ترجیح دینے کے باعث حلال فوڈ انڈسٹری نے دورِ جدید میں نام پیدا کیا ہے۔ مغربی ممالک میں بسنے والے مسلمانوں نے حلال غذا کے حصوں کی کوشش نصف صدی سے پہلے ہی شروع کر دی تھیں چنانچہ فرانس میں ۱۹۷۰ء سے اور جاپان میں ۱۹۸۰ء سے حلال غذا کے حصول کے لیے مسلم صارفین نے کوشش کی۔

حلال فوڈ کی بڑھتی ہوئی اہمیت کے پیشِ نظر عالمی منڈیاں اس سے صرفِ نظر نہیں کر سکیں۔ چنانچہ بڑی بڑی ملٹی نیشنل کمپنیاں مثلاً Nestle, L'oreal اور Colgate وغیرہ اپنی مصنوعات میں حلال کا خیال رکھنے لگی ہیں۔ حلال تجارت کے حجم میں اضافہ کرنے اور صارفین کو حلال اور حرام فوڈ میں تمیز کے بارے میں آگہی اور شعور پیدا کرنے کے لیے پنجاب حلال ڈویلپمنٹ ایجنسی ہر سال انٹر نیشنل حلال کانفرنس و نمائش کے انعقاد کا اہتمام کرتی ہے۔

مسلمان صارفین کی حلال غذا کی بڑھتی ہوئی مانگ کے باعث کئی مشرقی اور یورپی ممالک میں ہوٹلز اور ریسٹورنٹس نے حلال فوڈ سروس کا آغاز کیا ہے، ان ہوٹلز کے لیے بالعموم "مسلم فرینڈلی ہوٹلز" کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔ اسلامی شریعت کے بنیادی مصادر و ماخذ میں صارفین کے حقوق کو باقاعدہ کسی موضوع کے تحت بیان نہیں کیا گیا۔ لیکن فقہ کی کتابوں میں ضمان، غرر اور حسبہ کے موضوعات کے تحت ایسی تعلیمات موجود ہیں جو صارفین کے حقوق کے تحفظ پر دلالت کرتی ہیں۔

اسلامی قانون مصلحتِ انسانی پر زور دیتا ہے۔ علمائے فقہ کے نزدیک مصلحت سے مراد مقاصدِ شرع کی حفاظت ہے۔ یعنی دین، جان، عقل، نسل اور مال کا تحفظ۔ یہی پانچ بنیادی مقاصد در حقیقت تجارتی معاملات میں صارفین کی مصلحتوں کو پورا کرتے اور ان کو تحفظ فراہم کرتے ہیں۔

خشیت الٰہی اور محاسبہء آخرت کا خوف بائع (Seller) کو کبھی ایسی اشیاء کی فروخت پر آمادہ نہیں کرے گا۔ جو صارف کے لیے ضرر رساں ہو۔ اور نہ ہی حرام مال فروخت کرے گا۔ مختلف عالمی اداروں کی رپورٹ کے مطابق تقریباً ۹۵٪ مسلمان صارفین اپنے Consumption behaviour میں اسلامی عقیدہ حلال و حرام کے قائل ہیں۔

مقاصد شریعت کا دوسرا اہم مقصد حفظ نفس ہے۔ حفظِ نفس کا اصول صارفین کے تحفظ نفس اور صحت کے حوالے سے بنیادی اور اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اسلامی شریعت میں ایسی تمام چیزیں حرام قرار دی گئی ہیں جو انسانی جان اور صحت کے لیے مضر ہوں۔ نسل انسانی کی حفاظت میں مفید، صحتمندانہ اور حلال غذا کا بہت کردار ہے۔ صحتمند خاندان بھی وجود میں آئیں گے جب صارفین کو خالص، طیب اور حلال غذا میسر ہو گی۔

اقوام متحدہ کے منظور کردہ صارفین کے حقوق میں سے معلومات کا حق اور صارف کی تعلیم کا حق بھی ہے۔ اسلام نے آج سے کئی سو سال قبل صارف کو حفظ عقل کے اصول کے تحت یہ حقوق عطا کیے ہیں۔ حفظ عقل کا اصول مسلمان صارف سے تقاضا کرتا ہے کہ وہ مفید و غیر مفید، حلال و حرام اور مضر اشیاء کا علم حاصل کرے۔

صارفین کو حلال و حرام سے متعلق آگاہی حاصل کرنا ان کا دینی فریضہ ہے۔ دورِ جدید میں یہ آگاہی اخبارات، ٹیلی ویژن، ریڈیو اور انٹرنیٹ کے ذریعہ سے دی جاسکتی ہے۔ اقوام متحدہ کے بنیادی آٹھ حقوق میں سے ایک حق واپسی کا حق ہے۔ حدیث خیارِ شرط صارف کے اس حق کو پورا کرتی ہے۔ صارف کو حلال اشیاء کے انتخاب اور حرام اشیاء کی واپسی کا حق حاصل ہے۔ چنانچہ اگر تاجر حلال لیبل لگا کر حرام اشیاء فروخت کرے تو صارف کو حق حاصل ہے کہ وہ حرام چیز واپس کر دے۔

دینِ اسلام آیت مبارکہ ''الا ان تکون تجارۃ عن تراض'' کے ذریعے صارف کو صحتمندانہ ماحول کا حق بھی عطا کرتا ہے۔ لین دین میں عدل و انصاف برتنا اپنے حق سے کم پر اکتفاء کرنا اور بہتر چیز کی ادائیگی شریعت اسلامیہ کی یہ تینوں تعلیمات صارف کو فائدہ پہنچاتی ہیں۔ حلال غذا کے سلسلے میں مسلمان صارفین کے لیے ایک بنیادی مسئلہ " حلال لیبل " کے غلط استعمال کا ہے۔ جس سے صارفین میں مصنوعات کے استعمال سے متعلق عدم اطمینان اور اضطراب پیدا ہو رہا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ عالمی مارکیٹ میں حلال فوڈ انڈسٹری کی روزافزوں بڑھتی ہوئی مانگ ہے۔ جس کی وجہ سے بعض کمپنیوں نے اپنی مصنوعات کے فروخت کے لیے " حلال لیبل " بغیر حلال سرٹیفکیشن کے لگانا شروع کر دیا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ مسلمان صارفین کے تحفظ اور اطمینان کے لیے حلال سرٹیفکیشن کے نظریے نے جنم لیا۔ حلال سرٹیفکیشن جاری کرنے والا ادارہ تمام غذاؤں کے بارے میں اسلامی اصول وضوابط کا جائزہ لینے اور تحقیق و تفتیش کے بعد کسی بھی غذا کے بارے میں حلال سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے۔ دین اسلام اپنے نظامِ حسبہ کے ذریعے مسلمان صارفین کے اس معاشی استحصال کا خاتمہ کرتا ہے۔

چنانچہ قرآن کریم، احادیث مبارکہ اور خلفائے راشدین کے طرزِ عمل سے ہمیں ایسے احکامات ونظائر ملتے ہیں جن کے ذریعے تجارتی معاملات کو شریعت کے اصول وضوابط کا پابند بنایا جاسکتا ہے۔ انہی تعلیمات کے ذریعے حلال فوڈ انڈسٹری کو حلال غذاؤں ومصنوعات کی فراہمی اور ان میں حرام کی آمیزش کو کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔